125886-اگرکسی کا ماضی خراب ہواور اس نے توبہ کرلی تو کیا رشتہ قبول کرلیا جائے ؟

سوال

میرے لیے ایک شخص کا رشتہ آیا جو پہلے شادی شدہ ہے اوراس کی ایک بیٹی بھی ہے ، مجھے اس کی شادی پر اعتراض نہیں ، لیکن اس نے وضاحت کی ہے کہ اس نے اس غیر ملکی عورت سے شادی اس لیے کی تاکہ اسے فوج سے نکال دیا جائے کیونکہ فوجی آفیسر حضرات کے لیے کسی غیر ملکی عورت سے شادی کرنا منع ہے ، اور بطور سزا فوج سے نکال دیا جاتا ہے .

اس شخص نے میرے گھر والوں کو بتایا کہ گرمیوں کی چھٹیوں میں اس کا ایک روسی لڑکی سے تعارف ہوا تو اس نے اس لڑکی سے صرف اس مقصد کے لیے شادی کی کہ فوج سے نکال دیا جاؤں اس شادی کے نتیجہ میں ایک بچی بھی پیدا ہوئی ، لیکن روسی ماں نے بچی اپنے پاس رکھ لی اور اس شخص کی کلام کے مطابق وہ بچی کو لے کر اپنے ملک چلی گئی ہے اب وہ بچی پانچ برس کی ہو چکی ہے لیکن وہ اس سے رابطہ نہیں کر سکا .

میرا سوال یہ ہے کہ : اس نے جو کچھ کیا اس کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟

اور شریعت اسلامیہ اس کے متعلق کیا رائے رکھتی ہے ؟

ایک بار پھر میں یہی کہتی ہوں کہ میرا پہلی شادی پر کوئی اعتراض نہیں اور نہ ہی مجھے اس عورت کی شہریت پر کوئی اعتراض ہے لیکن اس نے جس مقصد سے شادی کی تھی مجھے وہ پریشان کر رہا ہے .

کیا میں اس شخص پر اعتماد کرلوں یا پھر اس سے کس چیز کی توقع رکھوں کہ اس نے فوج سے نکلنے کے مقصد کو سامنے رکھ کر شادی کر کے ایک گھر بنانے جیسے معاملہ کو بہت ہی آسان سمجھا حالانکہ اس کے گھر والے بھی اس پر موافق نہ تھے ؟

اور جب وہ اپنے خون اور بچی کو ایک غیر مسلم ماں کے ساتھ چھوڑ سکتا ہے جو اس سے دور رہ کر غیر اسلامی تربیت پا رہی ہے تو پھر اگر میں اس شخص سے شادی پر راضی ہوجاتی ہوں تو میرے لیے کیا کچھ ہونا ممکن نہیں ؟

وہ کہتا ہے کہ اپنے فعل پر نادم ہوں لیکن آپ بتائیں کہ اس کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟

میں کیسے تسلیم کرلوں کہ وہ اپنی بات میں سچا ہے ، کیونکہ ہر انسان غلطی کر سکتا ہے ، لیکن میں حیران و پریشان ہوں الحمد للہ میں نے استخارہ بھی کیا ہے میں مطمئن ہوں کہ کسی کی غلطی کی بنا پر اس کی ندامت کے بعد اس پر غلط ہونے کا حکم لگایا صحیح نہیں .

یہ شخص نمازیں بھی ترک کرتا تھا ، اور شراب نوشی بھی کرتا تھا ، لیکن اب وہ کہتا ہے کہ یہ مرحلہ ختم ہوجاتا ہے بالکل اسی طرح جیسے کہا جاتا ہے کہ یہ جوانی کا طیش تھا ، وہ اپنے کیے پر نادم

ہے، اور بالفعل اس رمضان المبارک میں نماز تراویح کا خیال رکھتا رہا اور قیام اللیل کے ساتھ ساتھ قرآن مجید بھی ختم کیا، اور اسی طرح کئی ماہ قبل عمرہ بھی ادا کرنے گیا اور اب حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہے.

یہ سب کچھ اس کی دلیل ہے کہ وہ اپنا ماضی بھولنا چاہتا ہے، اور ایک نئی زندگی شروع کرنا چاہتا ہے، لیکن میرے خاندان اور گھر والوں میں سے کچھ تو رائے رکھتے ہیں کہ اسے ایک موقع اور فرصت دینی چاہیے، کیونکہ ہر انسان اپنی زندگی میں غلطی کر سکتا ہے اور اس کے لیے نئی زندگی شروع کرنے میں کوئی مانع نہیں.

لیکن کچھ خاندان اس رشتہ کو بڑی شدت کے ساتھ رد کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ اگر وہ اپنی بیٹی کو اپنے سے دور کسی دوسرے دین میں پرورش پانے اور تربیت حاصل کرنے کے لیے چھوڑ سکتا ہے، اور اس نے اسے واپس لانے کی کوئی کوشش نہیں کی، خاص کر جب بیٹی روس میں پیدا ہوئی ہے اور اس کی ماں نے اس کے باپ کا نام بھی نہیں دیا، چاہے سرکاری طور پر وہ باپ کی طرف منسوب نہیں، لیکن اللہ کے ہاں تو وہ اس کی بیٹی ہے اور اس شخص کو اس کے بارہ میں جواب دینا ہے.

اسی طرح وہ مجھے یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اللہ نے مجھے اولاد دی تو میں اس غیر مسلم لڑکی کو اپنی اولاد کی بہن کیسے تسلیم کرونگی ؟

اور میں اسے کیسے قبول کر سکتی ہوں جسے اپنی عزت کا بھی خیال نہیں، میں اب بھی استخارہ کر رہی ہوں مجھے کچھ سجھائی نہیں دے رہا کہ کیا کروں، آیا میں اس شخص کے دین پر راضی ہو جاؤں، یا کہ جیسا کہ میرے کچھ گھر والے کہتے ہیں کہ اس کا کوئی دین نہیں کیونکہ اس نے اپنی بیٹی اور عزت چھوڑ دی ہے ؟

اور اگر وہ نئی زندگی شروع کرنا چاہتا ہے جو اللہ کے تقوی پر مبنی ہو تو کیا اس کا ماضی اس کے لیے ایک سیاہ دھبہ بن جائيگی حالانکہ وہ ایک اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے ؟

برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ میں کوئی نصیحت کریں اور راہنمائی دیں میں محسوس کرتی ہوں کہ میں ضائع ہو رہی ہوں اور معاملات کو کنٹرول کرنے اور اس پر حکم لگانے کی استطاعت نہیں رکھتی.

لیکن میں یہ بھی سوچتی ہوں کہ میں ایسا نہیں کر سکتی اور یہ رسک ہے، میں اپنی زندگی اللہ کے تقوی پر قائم کرنا چاہتی ہوں، جس میں ماضی کا کوئی گند شامل نہ ہو، اللہ وحدہ لاشریک ہی جانتا ہے کہ یہ شخص میرے لیے مناسب ہی یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اگر تو یہ شخص جس کا رشتہ آیا ہے اس
وقت دین و اخلاق والا ہے، تو اس رشتہ سے انکار نہیں کرنا چاہیے، اور پھر صرف اس لیے
رشتہ نہ کیا جائے کہ اس شخص کا ماضی گناہوں سے اٹا ہوا تھا، حالانکہ وہ ان گناہوں
نے توبہ کر چکا ہے، اور اپنے ماضی پر نادم ہے.

اس طرح کے شکوک وشبہات پیدا کرنے،
اور براگمان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، کتنے ہی گنہگاروں کو اللہ سبحانہ وتعالی
نے ہدایت دی اوراسے توفیق دے کراسے عزت سے نوازااور خیر و بھلائی کے راستے آسان
کردے.

حالانکہ وہ گندگی و شر کی اتھاہ گھرائیوں
میں گراہوا تھا، بیٹی کو حاصل نہ کرسکنے کی بنا پراسے چھوڑنے کا یہ معنی نہیں کہ
اللہ اسے ہدایت دے دے تو وہ اپنی بیوی اور اولاد کو بھی چھوڑدے گا.

اس لیے اس مسئلہ میں دیکھا یہ جائیگا
کہ اب اوراس وقت اس کی حالت کیا ہے، اگر تو وہ نیک وصالح ہے تو پھر رشتہ سے انکار
نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ چیز حدیث کے خلاف ہے.

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا
رشتہ آئے جس کا دین اوراخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے (اپنی لڑکی کی) شادی کردو،
اگرایسا نہیں کروگے تو زمین میں وسیع و عریض فتنہ بپا ہوجائیگا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) علامہ
البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

لیکن اس کے نیک وصالح ہونے کے لیے
اس کا خود کہنا کہ وہ صالح اور نیک ہے اور نماز روزہ کی پابندی کرتا ہے، یا عمرہ
کیا اور حج کرنا چاہتا ہے، بلکہ اس کے لیے اس کے دوست واحباب اور پڑوسیوں اور مسجد
کے امام وغیرہ سے اس کے متعلق دریافت کیا جائیگا، جو اس کے معاملات کا علم رکھتے
ہیں.

آپ کے گھر والوں میں سے اس رشتہ پر
اعتراض کرنے والوں کو کم از کم اس کے بارہ میں شک کرنے کا حق حاصل ہے اس لیے اس
رشتہ کو قبول کرنے میں جلدبازی سے کام نہیں لینا چاہیے، بلکہ اس کی استقامت اور

صالح ہونا واضح ہوجائے تو ٹھیک، اوراگر آپ کو اس کے متعلق کوئی شک ہو یا تردد ہو جائے تو پھر بچنا اور اجتناب کرنا ہی بہتر ہے.

مزید تفصیلات کے لیے سوال نمبر (
5202) اور (
105728) کے جوابات کا مطالعہ
کریں، ان میں خاوند میں پائی جانی ضروری صفات اور منگیتر کے حالات معلوم کرنے کے وسائل بیان کیے گئے ہیں.

اسی طرح سوال نمبر (
97240) کے جواب کا مطالعہ بھی
کریں، اس میں ہم نے خراب ماضی والے شخص کے رشتہ کو قبول کرنے کے بارہ میں چند ایک نصیحتیں اور راہنمائی بیان کی ہیں اس میں بیان کیا گیا ہے کہ :

"لیکن آپ کے اختیار کا حکم اس طرح
کہ آپ کے لیے اس کا دین اور اخلاق واضح ہوا ہے اس کے مطابق حکم ہوگا، کیونکہ اس نے آپ کا خاوند بننا ہے، آیا اس میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ آپ کے دین اور عزت کی حفاظت کر سکے گا.

آیا آپ اس کے ساتھ رہتے ہوئے اپنی
عزت اور اپنے دین کو محفوظ رکھ سکیں گی، یہ اس کے مطابق ہی ہے جو ہم آپ کے لیے پہلے بیان کر چکے ہیں، یہ نہیں کہ اللہ تعالی اسے آپ کے ہاتھوں ہدایت دے، کیونکہ مرد کی اپنی بیوی پر تاثیر اور اثراندازی زیادہ ہوتی ہے، لیکن عورت بہت کم اپنے خاوند پر اثرانداز ہوتی ہے.

اور خاص کر ہدایت و استقامت کے
اعتبار سے، اگر آپ اس کی بہت حالت پر مطمئن نہیں اور اس کی سچی توبہ سے مطمئن نہیں تو پھر اس حالت میں ہم آپ کو اسے اپنا شریک حیات بنانے کی نصیحت نہیں کرتے.

آپ کے گھر والوں کو اس آدمی کے حالات
جاننے اور معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور ان معلومات کی بنا پر آپ اپنا کوئی آخری فیصلہ کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ استخارہ کرنا مت بھولیں، کہ اللہ آپ کو صحیح راہ کی توفیق دے.

اللہ سبحانہ وتعالی سے ہماری دعا ہے

کہ وہ آپ کو نیک وصالح خاوند اور اولاد نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.